

مشترک۔ ہم سما جاتے ہیں۔ — خ۔

اگر یہ تمہیں مل جائے تو تہہ کر کے واپس کر دینا۔

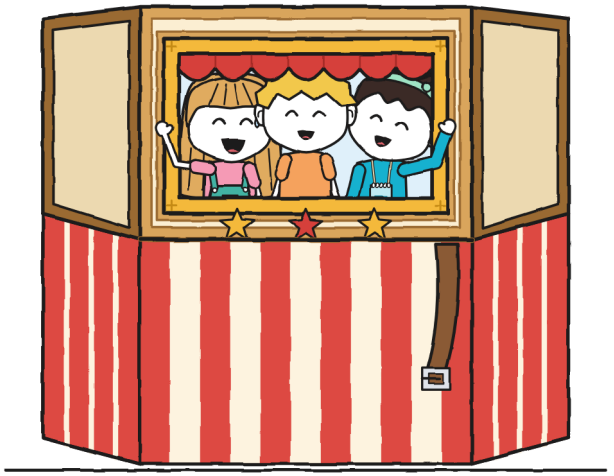
صرف کہانی میں

یہ مہر اس چیز کی علامت ہے جو صرف کہانی میں ہوتی ہے۔ اصلی ڈریگن نہیں ہوتے اور پارسل اڑ کر واپس نہیں آتے۔ اصلی منتقلی کے لیے آخری صفحہ دیکھو۔ — خ۔

نامکمن ڈیلیوریاں ۰ 6

ایک جگہ، ہم تین

LinguAula



(گُنی کی ڈائری)

سائز XL ۰ تصویری ناول ۰ +۱۳

ناممکن ڈیلیوریاں · 6
ایک جگہ، ہم تین

چھٹی کتاب۔ اس سے پہلے کی کتابیں: «یہ پارسل کاٹتا ہے»، «گرج سے پہلے نہ کھولیں»، «واپس بھیجیں، پلیز»، «یہاں نہیں، ریزہ!» اور «ایک کیک، ہم دو»۔

متن اور تصاویر: LinguAula

اردو ایڈیشن: LinguAula

سائز XL · تصویری ناول · +۱۳

پہلا ایڈیشن: 2026

© 2026 LinguAula · info@linguaula.com

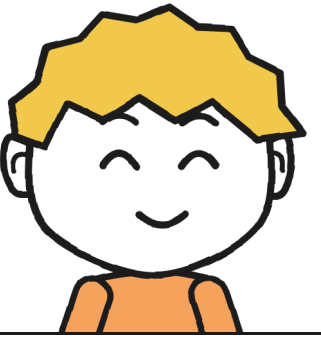
اسے آزادانہ فوٹو کاپی کیا جا سکتا ہے، کلاس کے لیے بھی اور گھر کے لیے بھی۔

فونٹس: Noto Sans Arabic، Baloo Bhaijaan 2، Aref Ruqaa، Andika، Patrick Hand، Caveat، Courier Prime (SIL OFL لائسنس)۔

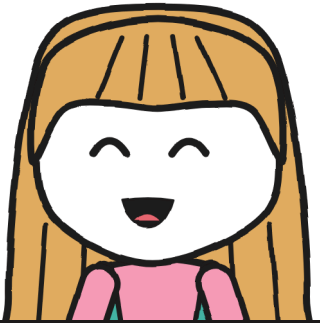
ہر باب کی مشق linguaula.com پر کریں

یہ تین میں اٹھتا ہے۔ دستہ میں نے جن لیا۔ — خ۔

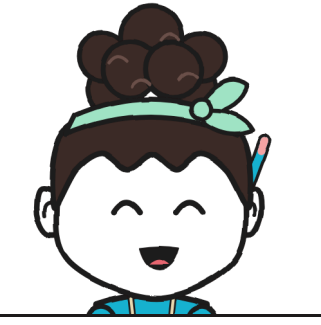
کون کون ہے



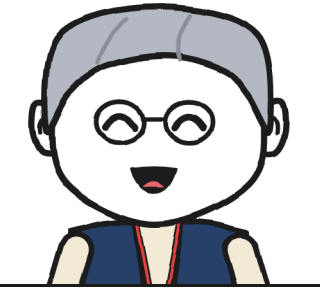
گُنی۔ سینٹی میٹر میں ناپتا ہے۔ اس ہفتے ایک اور چیز بھی گنتا ہے۔



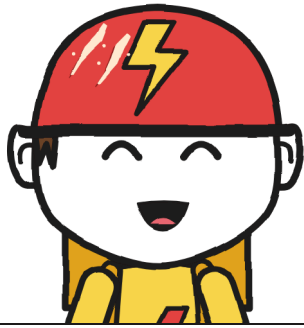
خولیتا۔ راستہ اسے یاد ہے۔ سمجھانا الگ بات ہے۔



نوآ۔ خولیتا کی پرانی سہیلی۔ قدموں میں ناپتی ہے: قدم ہمیشہ اس کے ساتھ رہتے ہیں۔



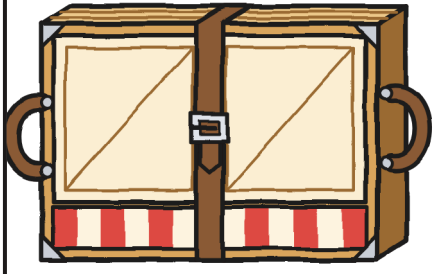
آئرین۔ تھیٹر کی ورکشاپ چلاتی ہیں۔ راستہ نہیں بتاتیں: «رُکو» کہتی ہیں۔



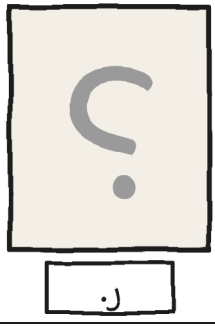
ٹونیو۔ «برق» کا اور دکان کا۔ وقت ناپتا ہے، رائے نہیں دیتا۔ تقریباً۔



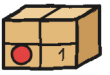
مارا۔ پارسل ادھار دیتی ہیں۔ ڈبہ نہیں چھوڑتیں۔



نمبر ٦۔ ایک تھیٹر جو ایک ڈبے میں سما جاتا ہے۔ اگر کوئی پٹہ نہ پکڑے تو جہاں چاہے کھل جاتا ہے۔



ر۔ ارسال کنندہ۔ اس بار انوینٹری میں اس نے ایک سطر چھوڑی۔



باب 1

تین کی ضرورت کیوں ہے؟

ڈائری نمبر ۵ دو سوئیوں پر ختم ہوئی جو ایک گھڑی کے ڈائل پر تھیں، اور میں نے اسے ایسے ہی بند کر دیا، کسی سوئی سے ہٹنے کو کہے بغیر۔ ختم شدہ ڈائری ویسی ہی رہتی ہے جیسی تم چھوڑو۔ ان کی یہی اچھی بات ہے: اب کوئی ان سے بحث نہیں کر سکتا۔

نمبر ٦ نارنجی ہے۔ مالٹے جیسی نارنجی، وہ جو ایک ہی بار میں چھل جاتے ہیں اگر جلدی نہ ہو، اور اس پر بھی ایک کونے میں دکان کی مہر ہے۔ مارا نے اسے گلابی والی کے برابر کاؤنٹر پر رکھا اور پچھلے کمرے میں کچھ ڈبے سیدھے کرنے چلی گئیں جو پہلے ہی سیدھے تھے۔ مارا ڈائریاں دیتی نہیں: وہاں رکھ دیتی ہیں جہاں تم دیکھو گے۔

پہلے صفحے کے لیے میرے پاس ایک رسم ہے۔ نمبر ۲ پر میں نے «سرکاری» لکھا؛ ۳ پر «خفیہ»؛ ۴ پر «آخری»؛ ۵ پر «پرسکون»۔ تالے والے چار لفظ، اور چاروں خولیتا نے سب سے پہلے پڑھے، مجھ سے بھی پہلے۔ اس بار میں نے ایسا لفظ ڈھونڈا جو اس بات کو پہلے ہی مان کر چلے۔

اوپر میں نے لکھا گُنی کی تقسیم کی ڈائری ٦، جو لکھنے کا دستور ہے۔ اس کے نیچے ایک ہی لفظ:

مشترک۔

اور آدھا صفحہ خالی چھوڑ دیا، کہ کہیں ضرورت پڑے۔ مجھے نہیں معلوم تھا کس ضرورت کے لیے۔ جلد معلوم ہو گیا: وہ ایک منٹ بھی خالی نہیں رہا۔

خولیتا کاؤنٹر کے دوسری طرف تھی۔ اس نے ڈائری مانگی نہیں؛ ایک انگلی سے کھینچ لی، ہرا مارکر کھولا اور آدھے صفحے پر اتنے بڑے حروف میں لکھا کہ حاشیے تک پہنچ گیا، سوچا، اور حاشیے میں بھی لکھتی گئی۔ پھر «میں نے نہیں کیا» والا چہرہ بنا کر مارکر بند کر دیا، ایسا چہرہ جو اس دکان میں اب سب کا ہو چکا ہے۔

میں نے پہلا صفحہ اپنی لکھائی سے مشترک کر دیا۔ — خ.

میں نے ناپا کہ اس نے کتنی جگہ گھیری: نچلا آدھا، پورا کا پورا۔ میرے لفظ نے اپنے گرد جو ہوا چھوڑی تھی، اس سمیت اوپر والا آدھا لے لیا۔ دو آدھے۔ مجھے یہ بہت معقول تقسیم لگی۔



ہمیشہ کی طرح، اس کے لیے جو دوسری ڈائریاں پڑھے بغیر اس تک آ پہنچے۔ دکان کا نام انٹریگاس امپوسیبلس ہے اور وہ مارا کی ہے، جو جادوگرنی ہیں، بنفشی ٹوپی پہنتی ہیں اور ان کی مہر جب لگتی ہے تو بجھی ہوئی موم بتی کی بو والی چنگاریاں چھوڑتی ہے۔ بائیں طرف کی الماری میں وہ واپس شدہ پارسل رکھتی ہیں: وہ پارسل جو کوئی ڈیلیور نہیں کر سکا، سب کے سب ر. کے بھیجے ہوئے۔ اگر وصول کرنے والا لیبل پر مٹنے والی نہ ہونے والی سیاہی سے دستخط نہ کرے تو پو پھٹتے ہی پارسل اڑ کر اپنے شیلف پر لوٹ آتا ہے۔ وہ بیس تھے۔ خولیتا اور میں نے پانچ پہنچا دیے: ازدہے کا ایک انڈا، پاؤں والے کچھ بیج، ایک گھنٹی، پہنچنے کا ایک سامان اور ایلیسا کی بیکری کے لیے ایک ٹیک۔ دیوار پر،

ہری لکھائی میں، لکھا ہے «باقی ۱۵»۔ برق والے ٹونیو کی جگہ الٹے ڈبے پر ہے، اسٹولوں کے پاس۔ فی الحال۔

پیر کو، ایلیسا کے رقعے کے اگلے دن، میں اسکول سے نکلا اور سیدھا دکان گیا۔ خولیتا کاؤنٹر پر ہاتھ میں لفافہ لیے میرا انتظار کر رہی تھی۔ وہ نہ ہرا تھا نہ نیلا، جو دو لفافوں کے رنگ میں جانتا ہوں۔ وہ فیروزی تھا، اور بند تھا۔ وہ اسے دو انگلیوں سے ایک کونے سے پکڑے ہوئے تھی، جیسے جلتا ہو۔

«ڈاکیہ لایا ہے۔ اس پر لکھا ہے ‹انٹریگاس امپوسیبلس کی دکان کے نام›۔ میں نے ابھی تک کھولا نہیں۔»

«کتنی دیر سے؟»

«اٹھائیس منٹ،» ٹونیو نے اپنے ڈبے سے گھڑی دیکھتے ہوئے کہا۔ «محلے کا ریکارڈ۔»

اس نے دکان کے اندر ہیلمٹ پہن رکھا تھا، پنجے کی دو لکیروں والا، اور گھڑی آستین کے باہر، تاکہ آستین چڑھانے میں وقت ضائع نہ ہو۔

میں خولیتا کو جانتا ہوں۔ اس کے ہاتھ میں بند لفافہ اتنی دیر رہتا ہے جتنی دیر اسے پٹی ڈھونڈنے میں لگے۔ اٹھائیس منٹ صبر نہیں تھا۔ کوئی اور چیز تھی، اور مجھے نہیں پتا کون سی۔

میرا نہیں تھا۔ جو لفافے میرے نہیں ہوتے وہ تین گنا بھاری ہوتے ہیں۔ — خ.

مارا نے اسے ناخن سے کھولا، ضرورت سے زیادہ کاغذ پھاڑے بغیر۔ خط صاف لکھائی میں تھا، کسی بڑی عمر والی کی، ان لکھائیوں جیسی جو سطر کے آخر میں ٹیڑھی نہیں ہوتیں:

«میں آئرین ہوں، محلے کے مرکز میں تھیٹر ورکشاپ کی ذمہ دار۔ انوینٹری درست کرتے ہوئے مجھے ایک سطر ملی: ‹تہہ ہونے والا چھوٹا تھیٹر: وصولی زیر التوا›۔ کیا آپ کے پاس ہے؟ ہفتہ ۳۱ کو محلے کا مقابلہ

ہے۔ اگر چھوٹا تھیٹر تہہ ہو کر ہمارے صحن میں پہنچے، تین کی ٹیم لے کر آئے، تو میں وہیں دستخط کر دوں گی۔ نوآ کی ٹیم میں تین کی جگہ ہے اور فی الحال صرف وہی ہے۔»

اس کے نیچے، ایک اور لکھائی میں، چھوٹی اور سیدھی، فیروزی رنگ میں:

«خولیتا: میں ہی ہوں! اب میں تھیٹر کرتی ہوں۔ کسی کو لے آؤ جو پارسلوں کے بارے میں جانتا ہو۔ —نوآ»۔

خولیتا نے دستخط پڑھے اور اس کا منہ ایک طرف سے اوپر اٹھ گیا، صرف ایک طرف، جیسے کوئی ایسی بات یاد آ جائے جو سنانے کا ارادہ نہ ہو۔ اس نے آہستہ سے «نوآ» کہا، جیسے کسی ایسی گلی کا نام لیتے ہیں جہاں سے ہزار بار گزرے ہوں۔

«جو پارسلوں کے بارے میں جانتا ہو»۔ وہ میں تھا۔ «پارسلوں» والی بات مجھے اچھی لگی۔ «کوئی» والی کم۔



پانچ بجے دونوں آئیں۔

آئرین کے پاس ایک فائل تھی، جیبوں سے بھری گہری نیلی واسکٹ، اور گلے میں لٹکی سیٹی۔ ان کے بال چھوٹے اور سرمئی تھے اور گول عینک، اور اسی سے انہوں نے دکان شیلف بہ شیلف دیکھی، جیسے وہ انوینٹری کر رہی ہوں جو کسی نے ان سے مانگی نہ ہو۔ نوآ کے گلے میں ایک رسی سے لٹکی نوٹ بک تھی اور کان کے پیچھے فیروزی پنسل۔ بال گھنگھریالوں کے اونچے جوڑے میں، پودینے جیسے ہرے رومال سے بندھے؛ سویٹر فیروزی، لفافے جیسا۔ اس کی ہر چیز اپنی جگہ پر لگی لگتی تھی کہ ڈھونڈنا نہ پڑے۔

خولیتا کاؤنٹر کے پیچھے سے نکلی، چھوٹا دروازہ کھولے بغیر، نیچے سے، اور دونوں گلے ملیں۔ اتنی دیر گلے ملتی رہیں کہ مجھے ناپنے کا وقت مل گیا: گیارہ سیکنڈ۔ میں ایک طرف ڈائری لیے کھڑا رہا۔ ڈائری اس کام کی بھی ہوتی ہے: ہاتھ میں کچھ رکھنے کے لیے۔

«یہ گُنی ہے،» خولیتا نے کہا۔ «پارسلوں کے بارے میں جانتا ہے۔»

«ہیلو، پارسلوں کے بارے میں جاننے والے گُنی،» نوآ نے کہا۔ اور اپنی نوٹ بک میں میرا نام لکھ لیا۔

پورا لکھا، اس نئے لقب کے ساتھ جو ابھی لگایا تھا۔ جہاں میں کھڑا تھا وہاں سے دیکھا کہ صفحے پر میں دوسری سطر ہوں۔ پہلی میں «خولیتا» تھا، اور اس کے نیچے ایک لکیر، ان چیزوں کی طرح جو ہو چکی ہوں۔



مارا نیلے اسٹول پر چڑھیں اور شیلف سے نمبر ٦ اتارا۔ باقی سب جیسا ایک ڈبہ، نہ بڑا نہ چھوٹا۔ لیبل پر ٹائپ کی ہوئی پانچ سطریں تھیں: نمبر ٦۔ صحن کی ورکشاپ۔ دونوں دروازوں سے داخلہ۔ تہہ کر کے دیں۔ اور نیچے، حسب معمول، ارسال کنندہ: ر۔ گرد نو مہریں «واپس شدہ» کی۔

«نو مہریں،» خولیتا نے کہا۔

«‹دونوں دروازے›،» نوآ نے پڑھا۔ «کون سے دو دروازے؟»

آئرین کو معلوم نہیں تھا۔ مارا کو بھی نہیں۔ میں نے سوالیہ نشان کے ساتھ لکھ لیا، جو میں تب لکھتا ہوں جب کوئی بات نہیں جانتا اور چاہتا ہوں کہ درج رہے کہ مجھے احساس ہے۔

«میں اسے نو بار لے گئی،» مارا نے کہا۔ «پیر کو سلائی والیاں کھول لیتیں۔ بدھ کو کورس۔ جمعے کو شطرنج۔ ‹ورکشاپ؟ یہ یہاں نہیں ہے۔› ورکشاپ کے نام پر کوئی دستخط نہیں کرتا تھا۔»

بات کے دوران میں نے اسے بنایا، تین خانوں میں: مارا، ڈبہ بغل میں، ایک ہی دروازے کے سامنے، اور دروازے پر باری باری ایک دھاگے والی سوئی، ایک سُر کا نشان اور شطرنج کا گھوڑا، جو کچھ نہیں کہتا تھا کیونکہ شطرنج میں خاموش رہا جاتا ہے۔ اس کے نیچے ڈبہ صبح سویرے دکان کی کھڑکی سے اندر آتا ہوا۔ نو بار۔

«تھیٹر صحن میں مشق کرتا ہے،» آئرین نے کہا۔ «اور صحن میں گھنٹی نہیں ہے۔»

انہوں نے فائل کھولی اور مارا کو محلے کے مرکز کی مہر والا ایک ورق دکھایا۔ مارا نے ناک بہت قریب لے جا کر پڑھا، جو ان کے پڑھنے کا وہ انداز ہے جب بات کو سنجیدگی سے لینا ہو۔

«اب رجسٹر میں ہے: ‹تھیٹر ورکشاپ۔ ذمہ دار: آئرین›۔ ورکشاپ پر اب کوئی دستخط کرتا ہے۔»

«اب جب دستخط کرنے والا موجود ہے تو مارا اسے اپنے ڈبے میں کیوں نہیں لے جاتیں، ایلیسا کی ٹیک کی طرح؟» خولیتا نے پوچھا۔

«اپنے ڈبے میں تو میں اسے نو بار لے گئی،» مارا نے کہا۔ «اب شرطیں وصول کرنے والا طے کرتا ہے۔»

«تہہ ہونے والا چھوٹا تھیٹر چوکوں میں لے جانے کے لیے ہوتا ہے،» آئرین نے کہا۔ «مجھے دیکھنا ہے کہ میرے بچے اسے گلی میں اٹھا سکتے ہیں۔ نہ اٹھا سکیں تو میرے کام کا نہیں۔ اور جو میرے کام کا نہ ہو، اس پر میں دستخط نہیں کرتی۔»

«یہ بات میں نے ایک بیکری میں سنی ہے،» مارا نے کہا۔

خط پڑھنے کے بعد سے میرے پاس ایک سوال تھا، اور میں نے وہ گھس جانے سے پہلے پوچھ لیا۔

«اور تین کی ضرورت کیوں ہے؟»

میں نے سچ مچ پوچھا۔ دو دستوں والی گٹھری؛ دو لوگ، ہر دستے پر ایک۔ میں نے انگلیوں پر گنا تھا اور دو بنتے تھے۔

کوئی نہیں ہنسا۔ آئرین نے عینک کے اوپر سے مجھے دیکھا، جیسے کوئی ایسا پرزہ دیکھا جاتا ہے جو توقع سے بہتر بیٹھتا ہو۔

«اچھا سوال ہے۔ منگل کو، صحن میں، اس کا جواب آپ لوگ دیں گے۔»

مارا نے اپنی کتاب کھولی اور اپنی شرطیں لکھیں۔ مارا کی شرطیں ہمیشہ ایک ہاتھ میں سما جاتی ہیں؛ میں نے اپنے ہاتھ سے گنیں اور انگوٹھا بچ گیا:

- نمبر ٦: مشق کے لیے ادھار۔
- آئرین کے ساتھ یا میرے ساتھ نکلتا ہے۔
- تہہ ہو کر لوٹتا ہے۔
- یہیں سوتا ہے۔

لیبل ڈبے پر رہتا ہے، اور ڈبہ مارا کے پاس۔

اگر یہ اپنے شیلف پر سوئے تو ہو بھتے وقت لوٹنے کو کوئی جگہ نہیں رہتی۔
یہ اب بھی نو مہروں پر ہے۔ میں نے پوچھا تھا۔ — خ.



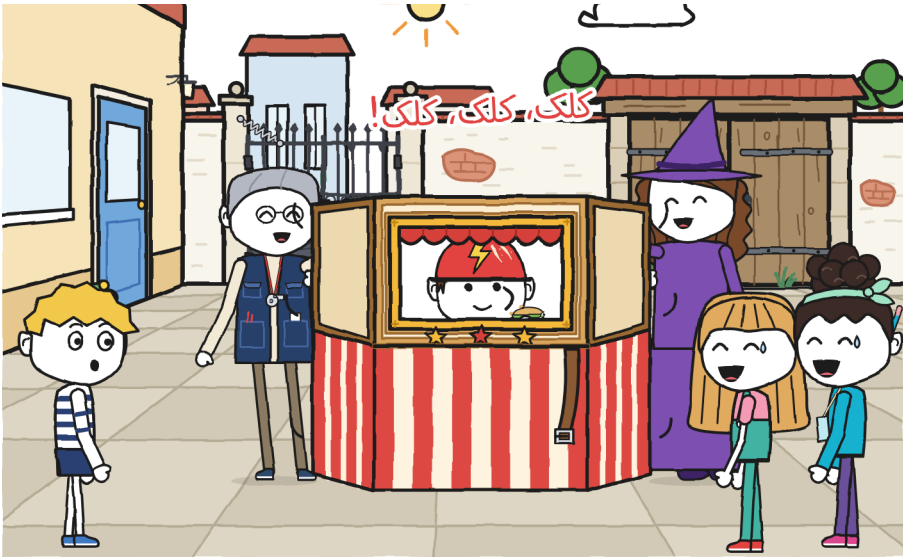
منگل کو ہم محلے کے مرکز کے صحن گئے۔ فٹ پاتھ سے ایک لوہے کا پھاٹک ہے جس پر رنگ کی بہت تہیں ہیں، جو خود بند ہو جاتا ہے: چھوڑو تو آہستہ آہستہ لوٹتا ہے اور کلک کی آواز پر رک جاتا ہے، جیسے کوئی کتا بغیر کہے بیٹھ جائے۔

مارا نے ڈبہ زمین پر رکھا اور ڈھکن کھول دیا۔ باہر نکلتے ہی چھوٹا تھیٹر پھیلا، جیسے ایلیسا کی ٹیک پھیلی تھی۔ میں اب ڈرتا نہیں: فیتہ نکال لیتا ہوں۔

بند حالت میں وہ لکڑی کے تختوں اور کپڑے کی ایک چپٹی گٹھری تھی، ہر طرف ایک دستہ، اور ایک پٹہ جو تین سوراخوں کے بکسوے سے گزرتا تھا۔ ایک میٹر ضرب ستر سینٹی میٹر، اور پہلو کے رخ ایک بالشت۔ پھاٹک، ایک پٹ کھلا ہوا، نوے سینٹی میٹر۔ پہلو کے رخ وہ پھاٹک سے گزر جاتا تھا۔ یہ آسان بات تھی۔

سب سے پہلے آئرین یہ دیکھنا چاہتی تھیں کہ پورا ہے یا نہیں۔ انہوں نے پٹہ کھولا اور گٹھری کو گھمایا۔ تختے اپنے وزن سے خود کھل گئے، ایک کے بعد ایک: کلک، کلک، کلک۔ تین دیواروں والا ایک اسٹیج، چھوٹا پردہ اور پچھلے تختے میں چوکھٹے والی ایک کھڑکی۔

کھڑکی میں سے ٹونیو نظر آیا، جو فٹ پاتھ پر سینڈوچ لیے گزر رہا تھا۔ اس کا منہ بھرا ہوا تھا۔ سلام نہ کر سکا۔ ایک لمحے رکا رہا، چوکھٹے میں، ہیلمٹ پہنے، ایک گال دوسرے سے موٹا، جیسے کسی بڑے آدمی کی تصویر جو کھانے کے وقت بنائی گئی ہو۔



«پورا ہے،» آئرین نے کہا۔ «ورکشاپ کا اصول: ہاتھ دستوں پر۔ قبضوں پر کبھی نہیں۔ اور موڑوں پر کوئی پٹہ سنبھالے۔»

میں نے جوں کا توں لکھ لیا۔

آئرین اور مارا نے اسے تہہ کیا اور پٹہ باندھ دیا۔

«ہم آزماتی ہیں،» خولیتا نے کہا۔ نوآ پہلے ہی دوسرے دستے پر تھی۔

انہوں نے فیصلہ کرنے کے لیے ایک دوسرے کو دیکھا بھی نہیں۔ کہا بھی نہیں: ہر ایک اپنی طرف چلی گئی جیسے روز کی کرسی کی طرف جاتے ہیں۔

انہوں نے تین تک گنا اور اٹھا لیا۔ اٹھ گیا۔ انہوں نے صحن کا ایک چکر لگایا، آہستہ آہستہ، کہنیاں ذرا کھلی ہوئی، اور چھوٹا تھیٹر دونوں کے بیچ بغیر ہلے چلتا رہا، جیسے اچھی طرح اٹھائی ہوئی ٹرے۔ وہ پھاٹک تک پہنچیں۔ پھاٹک بند تھا۔

خولیتا نے اسے دیکھا۔ نوآ نے دیکھا۔ ان کے چار ہاتھ تھے اور چاروں بھرے ہوئے۔

میں دو میٹر دور تھا، دونوں ہاتھ خالی اور ایک ڈائری کے ساتھ۔

آئرین، پیچھے، فائل سینے سے لگائے، کچھ نہیں بولیں۔ نہ «ان کی مدد کرو» نہ «تم»۔

میں نے پھاٹک کو پیٹھ سے روکا۔ وہ گزر گئیں۔ آئرین نے فائل میں کچھ لکھا۔



اس شام میں نے اس ڈائری کا آلہ ایجاد کیا۔ یہ میرے کیرئیر کا پانچواں ہے، لرزش پیما، سرخی پیما، قرب پیما اور شور پیما کے بعد، اور پہلا جو کسی ایک شخص کو نہیں ناپتا بلکہ کئی کو ایک ساتھ۔ میں نے اسے نام دیا تین کا پیما، «ہر حصے میں کون کیا کرتا ہے»۔ ہر حصے کی ایک قطار اور تین خانے، ہر ایک میں اپنی چھوٹی تصویر:

- اٹھانا: دو ہاتھ، دو دستے۔
- رہنمائی: بتانا کہاں سے اور کب۔
- راستہ بنانا: دروازے، فٹ پاتھ کے کنارے، لوگ۔

پہلی قطار میں، «صحن، پہلی کوشش»، میں نے «خولیتا اور نوآ»، «خولیتا اور نوآ» اور ایک خالی خانہ لکھا۔ دوسری میں، «صحن، دوسری کوشش»، وہی، لیکن تیسرے خانے میں «گُنی» لکھا۔

دو نام دہرائے ہوئے اور ایک خالی خانہ: گزر نہیں ہوتا۔ خانہ بھرا ہو تو ہوتا ہے۔ آئرین کے لیے میرے پاس جواب تھا، اور میرا اپنا۔

اور ایک اور چھوٹی بات لکھی: «پھاٹک کو پتھر بھی تھام سکتا ہے»۔

میں نے اسے پنسل پر بمشکل زور دے کر لکھا۔



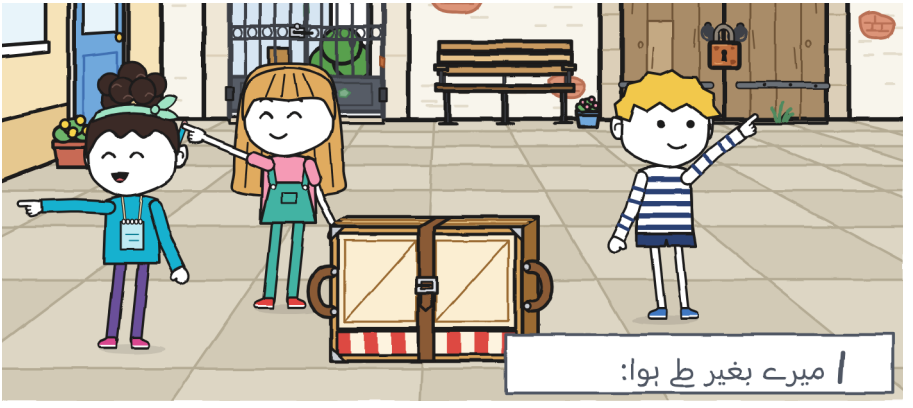
لیبل سمجھنا باقی تھا۔

«دو دروازے پھاٹک کے دو پٹ ہیں،» خولیتا نے کہا۔

«دونوں کھولنے پڑیں گے،» نوآ نے کہا۔

«ہم پہلے باہر سے چار دیواری ناپ سکتے ہیں،» میں نے کہا۔

ہم تینوں نے ایک ساتھ اشارہ کیا۔ خولیتا نے پھاٹک کی طرف۔ نوآ نے ورکشاپ کے کمرے کی طرف۔ میں نے گلی کی طرف۔



«بعد میں،» دونوں نے کہا۔

دونوں نے ایک ساتھ کہا، ایک ہی سُر میں، جیسے مشق کی ہو۔ مشق کی ہی ہو گی، شاید۔ برسوں۔

میں اکیلا گیا۔ پھاٹک سے نکلا، جو میرے پیچھے کلک کے ساتھ بند ہو گیا، اور فیتے سے ناپتے ہوئے چار دیواری کا چکر لگایا، حصہ بہ حصہ، ہر عدد گھٹنے پر ٹکی ڈائری میں لکھتے ہوئے۔ چار دیواری لمبی تھی اور ایک ایسی گلی میں نکلتی تھی جس میں ٹھہرے پانی کی بو تھی۔ اور وہیں، موڑ پر، مجھے ایک چیز ملی۔

میں جلدی لوٹا، وہ چیز سر میں لیے اور فیتہ ابھی لپیٹے بغیر، فٹ پاتھ پر ایک میٹر پیلا گھسیٹتے ہوئے۔ جب اندر آیا تو خولیتا اور نوآ کسی ایسی بات پر ہنس رہی تھیں جو میرے محلے میں آنے سے پہلے کی تھی۔ کندھوں سے ہنس رہی تھیں، بغیر آواز کے، اور نوآ خولیتا کے بازو کو چھو رہی تھی کہ رک جائے، اور خولیتا رکتی نہیں تھی۔

میں نے منہ کھولا۔

«فیصلہ ہو چکا، گُنی،» خولیتا نے کہا۔ «دونوں پٹ ہیں۔»

صفحے کے نچلے کونے میں، چھوٹا اور پنسل سے، میں نے لکھا: میرے بغیر طے۔ اور ساتھ ایک لکیر۔ میں نے اسے منہ کھلا ہوا لکھا۔

میں نے منہ بند کیا۔ اور ڈائری بھی۔

وہ لکیر میں نے دو دن بعد دیکھی۔ وہ میری تھی۔ — خ۔

ایک کہانی، چھ سائز

یہ کتاب چھ سائز میں، 3 سے 16 سال تک، اور 20 سے زیادہ زبانوں میں دستیاب ہے۔ XXS، XS، S، M اور L کہانی کو صفحہ بہ صفحہ، انہی تصویروں کے ساتھ اور ہر بار مزید باریکیوں کے ساتھ سناتے ہیں؛ XL ناول ہے: وہی کہانی، جس میں ہر اس بات کی جگہ ہے جو گُنی سوچتا تو ہے مگر کہتا نہیں۔

یورپی مشترکہ حوالہ جاتی فریم ورک کی سطحیں تقریبا یہ ہیں:
XXS, pre-A1 · XS, A1 · S, A2 · M, B1 · L, B2 · XL, B2–C1۔

ہر ایک اپنے سائز میں بھوٹا کھیڑ وہی۔ — خ۔

گھر والوں اور اساتذہ کے لیے

ہر باب کی مشق linguaula.com پر کریں (سائز L کی مشقوں کے ساتھ)